رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO A 783



جلد ۱۱ نمبر ۴

مضامین غیب

مورخہ ۶ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء

الٰہیات جامعۂ اسلامیہ

(مولانا کاشغی کے قلم سے)

نمبر ۲

شماتت الٰہی - آپ کے بیان کے موافق صفات کبریائی اگر مولویوں کے لیے زیبا ہیں تو وہ ہم لوگوں سے بہتر ہیں کیونکہ آپ ابھی کہہ چکے ہیں کہ طالب المولیٰ مذکر ہے "تو" - اور طالب مولیٰ ہونا باعث فلاح دارین ہے - اسلیے علمبردار نیابت کو باوجود اہم خدمت کے کم از کم آخرت کا خسارہ رہا -

مشیت الٰہی - میاں کہاں علم الکلام والعقائد میں چلے گئے بھائی یہ شرعی باتیں ہیں ان کا اس موقع پر کیا ذکر ہے دنیا کی باتیں کرو

عاقبت کی خبر خدا جانے

آخرت جنت دوزخ کے اگر جھگڑے میں پڑ گئے تو دنیا کا کوئی کام نہیں ہو سکے گا - بس خاموش ہو جائیے اور اس قصہ کو یہیں ختم کیجیے -

شماتت الٰہی - اچھا اب میرے استفسارات کا جواب دیجیے -

مشیت الٰہی - سنیے ذرا غور سے سنیے - پہلی بات کا مختصر یہ جواب ہے کہ جامعہ کے لغوی معنی تو وہی ہیں جو آپ نے سمجھے مگر یہاں معنی اصطلاحی یونیورسٹی مراد ہیں - دوسری بات کا جواب مفصل سنیے اور وہ یہ ہے کہ مجھے معاف کیجیے اگر آپ نے فلسفۂ اخلاق پڑھا ہوتا تو ہرگز یہ لغو اعتراض نہ کرتے - بھائی شماتت! شان قہاریت اور جباریت تو خدا ہی کے لیے زیبا ہے کیونکہ اس لفظ کے معنی یہی ہیں کہ اسکی کامل اور مکمل طاقتوں کے مساوی کسی کی طاقت نہیں ہے

مگر چونکہ انسان کو اس نے انی جاعل ․․․․ الآیہ کی مشیت کے تحت میں "نیابت" عطا فرمائی ہے لہذا اس نے اپنے جزئی صفات کے پرتو سے اسکو مزین فرمایا تاکہ نائب و مناب میں کچھ نسبت قائم رہے - یہ مسلم مسئلہ ہے کہ انسان میں اگر ایک طرف صفات الوہیت و ملکوتیت ہیں جو کامل و مکمل کی صفات ہیں تو دوسری طرف حیوانیت اور شہوانیت بھی ہیں جو ناقص و ادنیٰ کے صفات ہیں اسی وجہ سے "آدمی زادہ" طرفہ معجون قرار پایا - غرضکہ ان عناصر متضادہ سے اسکے مادہ کی ترکیب ہے -

یہ فلسفیانہ بحث بہت طویل ہے لہذا بنظر اختصار میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان میں "گنہگار کو چھوڑ دینے" کی عادت ملکوتی اور "بے گناہ کو سزا دیدینے" کی عادت حیوانی ہے -

شماتت الٰہی - ہر گنہگار کو چھوڑ دینا کوئی اچھی بات نہیں ہے کیونکہ

نکوئی با بداں کردن چنان ست
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

مشیت الٰہی - آپ تو بات بات پر حجت کرتے ہیں میں اس کا جواب یہ دوں گا۔ ع

کہ مستحق کرامت گناہگار انند

شماتت الٰہی - ماشاء اللہ آپ کی عالمانہ تقریر سے حقیقۃً نہایت مسرت ہوئی اور بظاہر میرے شبہات کا ازالہ ہو گیا ہے مگر معاف کیجیے آپنے "جامعہ" کی تعریف مہمل بالمہمل کی آپ نے اسکی تعریف میں تین انگریزی لفظوں کو ایک ساتھ بول دیا - جس کے معنے تو میں سمجھ گیا مگر پھر آپ لغوی و اصطلاحی کا جھگڑا لگا دیں گے -

مشیت الٰہی - ربات کاٹ کر) خدا کے واسطے پہلے آپ وہ معنے بتا دیجیے جو آپ سمجھے -

شماتت الٰہی - (جبیں بجبیں ہو کر) کیا آپ نے مجھ کو اسقدر جاہل سمجھ رکھا ہے کہ میں انگریزی الفاظ کے معنے بھی نہیں سمجھ سکتا ہوں - آپ کو شاید یہ نہیں معلوم ہے کہ میں ہندوستان کے ایک ممتاز مسلم اسکول کا تیس سال تک ہیڈ ماسٹر رہا ہوں -

مشیت الٰہی - (بیچ بات کاٹ کر) اجی حضرت آپ اسقدر خفا کیوں ہیں نے تو آپ کے جتانے سے پہلے ہی کہدیا تھا کہ ماسٹری کرتے کرتے آپ کا دماغ کچھ کھلا ہو گیا ہے لفظ "ماسٹری" خود اس بات کی دلیل ہے کہ بہر حال آپ اسکول ماسٹر تھے - اسلیے یہ الزام کہ میں آپ کو جاہل کہتا ہوں بالکل غلط ہے - ہاں اتنا ضرور سمجھتا ہوں کہ شے لطیف کا فقدان ضرور ہے - خواہ فطرت ہی نے آپ کو اس قسمت عقلی سے محروم رکھا ہو یا اب میں سلب کر لی گئی ہو - اسکا فیصلہ وہ کر سکتا ہے جس نے آپ کا بچپن اور شباب دیکھا ہو - خیر ان جھگڑوں سے کیا بحث آپ کو یہ فرمایئے کیا سمجھے میں طنزاً نہیں پوچھتا ہوں - بلکہ بغرض استفادہ سوال ہے آپ مجھے اپنے اسکول کا ایک طالب علم سمجھیے -

شماتت الٰہی - دیکھیے سنیے آپ نے یونیورسٹی کہا [illegible] بقیہ آئندہ [illegible] باقی

درست عوام زود کت کیجے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

دائرہ قرامدادہ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء نمبر مقدمہ ۳۰ سنہ ۱۹۲۵ء

عدالت جناب چودھری محمد علیصاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ضلع بارہ بنکی

ستی بشن ترون خلعت رسا ساکن بیجارہ بینی [illegible] پرگنہ [illegible] تحصیل رام سنیہی گھاٹ ضلع بارہ بنکی ․․․ مدعی

[illegible] ولد [illegible] قوم کرمی ساکن [illegible] پرگنہ بسودی تحصیل رام سنیہی گھاٹ ضلع بارہ بنکی ․․․ مدعا علیہ

[illegible] بنام [illegible] ولد [illegible] قوم کرمی ساکن [illegible] پرگنہ بسودی تحصیل رام سنیہی گھاٹ ضلع بارہ بنکی

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش [illegible] کی بابت دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ [illegible] وقت دس بجے دن بمقام [illegible] اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے کما حقہ واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کرو جن کی شہادت پر یا جن کی دستاویزات پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو -

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا -

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء کو جاری کیا گیا -

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما (بیچارے شیخ مشیت الٰہی !!! اور مولوی صاحب)

گر ہمیں مکتب است و ہمیں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

میاں غضب خدا کا کیا نہیں تینتیس سال تک آپ ہی جھک مارا اور بچوں کے لطیف دماغوں کو انھیں بیہودہ گوئیوں سے کثیف کیا (انا للہ وانا الیہ راجعون) میاں اردو تین لفظ نہیں ہیں بلکہ ایک لفظ یونیورسٹی (University) ہے اس کے معنے ایسی درسگاہ کے ہیں جو اعلےٰ تعلیم بھی دیتی ہے امتحان بھی خود ہی لیتی ہے اور کامیاب طلبہ کو سندیں تقسیم کرتی ہے اور انگریزی میں قابل تماشی ہے کہ وہ سرکاری نوکری نہایت وفاداری اور خدمت سے انجام دیں اور اسکے تمیں معاوضہ سے بال بچے پال کر نیابت دولت و اقبال سرکار کے لیے دعا کرتے رہیں۔

(راوی۔ جناب آنریبل نیابت الٰہی صاحب اس وقت تک نہایت خاموش ان کی گفتگو کرتے رہے آخرکار ضبط ہوسکا اور شیخ مشیت الٰہی کو مخاطب کرکے اس طرح سے گویا ہوئے)

نیابت الٰہی۔ شیخ مشیت الٰہی آپ نے کیا جھگڑا لگا رکھا ہے خان عبدیت کے خلاف ہو کر منطقی بحث کرتے کرتے آپ ذاتی حملے کرنے لگیں۔ میں تو تیر کرتے کرتے تھکا جاتا ہوں کہ نیابت کے تحت میں آپس کے جو دو تین آدمی ہیں ان میں کوئی خاطر تو نہ ہو مگر آپ ہیں کہ عبدیت کی درست اور نیابت کی حقیقت میں بٹا لگا کر سب کا شیرازہ کو خاک میں ملائے دیتے ہیں۔ میں تو آج یہ سوچ رہا تھا کہ عبدیت کی ایک شاخ قائم کروں اور اسکا انگریزی میں Mutual Admiration Society اور عربی میں جمعیۃ المحامد تو نام رکھوں۔ اور اس میں دو تین وفادار اور ہم خیال مقامی درسگاہ کے

ایسے معلمین کو نیابت اور عبدیت کے تحت میں ممبر بناؤں جو یوروپ کے تعلیم یافتہ ہوں تاکہ درسگاہ والے کے معلم ہوں یا اور سادہ لوح کے۔ مگر جہاں آتے ہی آپ لوگوں کا یہ رنگ دیکھ کر میں تو دنگ رہ گیا۔ حضرت میں پھر آپ سے کہوں گا کہ بغیر اتحاد کے کوئی کام نہیں ہو سکتا ہے۔ دیکھیے یہ اتحاد ہی تھا جس نے تمام بیت کا خاتمہ کیا۔ جنگ

یوروپ میں اتحادیوں کو فتح دی۔ اور اعلیٰ مصطفےٰ کمال کو غازی مصطفےٰ کمال پاشا کر دیا۔ اور اطلی کو مصر چھوڑنے پر مجبور کیا۔ اسپین کو مراکو سے بیک بینی و دوگوش نکالا۔ مسٹی کا جنگی جوہر تاکی ...کو متحدہ دالیوں سے کرسی صدارت پر بٹھایا آپ دور کیوں جاتے ہیں ہندوستان ہی میں دیکھیے جب تک کانگریس خلافت و جمعیۃ العلماء

نام نہاد اتحاد ہندو مسلم کی تیغ کے جیکارے سے کانپ اٹھے مگر جب یہ دونوں اتحاد ہی تھا جو بلا کسی پنڈت مالوی جی اور شردھانند جی کو جنہوں نے شدھی اور سنگٹھن کے کامیاب کرنے سے اس بڑھتے ہوئے طوفان کو روک دیا ورنہ ہندوستان کا سوراج ہوا ہے تو کم از کم سوراج بن جاتا۔ پھر نیابت رہتی نہ عبدیت۔

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ آپس میں متحد رہئے اور اتحاد سے کام لیجیے۔

دوستی گاں را چو بود اتفاق
شیر ژیاں را بدرند پوست

(مشیت الٰہی کی طرف مخاطب ہو کر) آپ تو بس عبدیت اور اطلاقیت کو ملحوظ رکھیے۔ اور شیخ الٰہی صاحب کی باتوں کا کچھ خیال نہ کیجیے۔ عدالت کی کرسی نیابت سے مختلف انواع مقدمات کی سماعت اور وکلا کی پیچدار اور قانونی منطق نے انکے دماغ کو نیابت اور عبدیت کے مرکز سے ذرا کج دار اور منطقی کر دیا ہے۔ اور وجہ یہ ہے کہ جھگڑا لگا رکھا ہے ہیں اور عبدیت سے بدظن ہیں۔ مگر شیخ صاحب ان کی اور جو سچ ہوں کہیں تحقیقات قائم کرتے کرتے تنگ نوبت پہنچ گئی ہے کہ عبدیت اور اطلاقیت سے بحث کرنا نہیں کی گفتگو میں بجا بے جا مقرر چلاتے ہیں۔ لہٰذا انکی گفتگو کو بھول جائیے اور مجھ سے خود میری تعریف سنیے۔ کیونکہ تعریف بہ مصنف نیکو کند بیاں

(باقی آئندہ)



افتتاحی تقریر (تھیبس ہیٹرو آمبلی)

خلاصہ: ایک آسمان کی ایک زمین (زندہ دست) کی۔ باقی قوت کو اپوزیشن پر صرف ہو کا یہ چراغ صبح جب خاموش ہوتا ہے

تبصرۂ کتب

ایک قومی، سیاسی، اخلاقی، ادبی، مصور رسالہ موسوم ... ماہانہ ... کے ساتھ جاری ہے کوئی کتب کی خصوصیت ... کی مشرق کی ... مرزا مانی لکھنوی کے ... تاریخ ... مضامین ... مداح ... ہوتا ہے

... حمید رضا ...

... نے سالانہ ... مرتبہ ... قیمت ... صرف ...

منیجر رسالہ ... ترولہ ضلع گونڈا (یو پی)

تحفہ ہائے سال نو

نسیم

پریم لاہور۔ ایک بہت خوبصورت صاف ستھرا ہفتہ وار رسالہ ہے۔ رنگین اور سادہ تصویریں بھی ہیں اور کوشش کی گئی ہے کہ بچوں کے اخلاق و عادات کی اصلاح اس رسالے کے ذریعہ سے کی جائے۔ نہایت مبارک و مفید نیت ہے۔

اسکے تین نمبر اب تک ہم نے دیکھے۔ اسکی زبان آسان ہے ہر مضمون میں جو لفظ قابل شرح ہوتا ہے اسکی شرح آخر میں لکھ دی جاتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف فرقوں میں اتفاق اسکا عین مقصود یا اکثر مضامین کا موضوع ہے۔ تاجور صاحب نجیب آبادی اور لالہ جگ بھیجا لال صاحب دہلوی اسکے اڈیٹر ہیں۔ اسکے بعض مضامین کے بارے میں ہماری رائے جداگانہ ہے۔ مثلاً مہاتما بودھ کے سوانح جسقدر اس پرچہ میں بیان کیے گئے ہیں بچوں کے واسطے چنداں مفید نہیں۔ بالخصوص کہ ان نمبروں میں انکی مذہبی اصلاح کا ذکر نہیں ہے البتہ ان کی سوانح کا بہت بڑا حصہ ملک و مال پر لات مار کے ترک کیے ذہنی و روحانی کی طرف متوجہ ہونے اور پھر ملک و مال کی آلودگی سے مدة العمر دامن بچانے کے متعلق ہے۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اسوقت ترک دنیا کی طرف اگر رغبت ہو جائے تو شاید جتنے پولیٹیکل منصوبے ان بچوں سے وابستہ ہیں سب قلابازی کھا جائیں۔ یہ ہم جانتے ہیں کہ مذہبی عقاید سے پریم میں بحث نہیں کی گئی تو اچھا کیا لیکن مہاتما بودھ کی سوانح کی جان انکی تعلیم ہے بس ایسی کہانی ایک میوہ ہے جس کا رس نہیں صرف چھلکا پیش کیا گیا ہے۔ آج یورپ چاہتا ہے کہ اپنے خیالات پھیلا کے تو دنیا بھر کو ولی اور ساری زنادہ ولی بنا دے۔ ساری خلقت لڑائی بھڑائی کے پاس نہ پھٹکے۔ جان لیوا اوزار۔ بھاری بھاری لشکر توڑ پھوڑ کے مختصر بنا دیے جائیں۔ مگر حال کیا ہے؟ بہادر بازی ہماری حکومت نے تو اپنے پڑوسی کے ساتھ عہد شرکت و مواخات کر لیا ہے۔ روس کو اپنے حریف سے مقابلہ کرنا ہے۔ ہم بھی عہد شکنی کی ذلت گوارا نہیں کرتے۔ کیا جانے کس وقت بی ہمسائی کو ہماری مدد کی ضرورت ہو۔ لہذا بارود جمع کرو۔ بھرتی شروع ہو۔ ہم تیار ہیں۔ ہوائی جہاز [illegible] توپیں ڈھلیں۔ زہریلی گیس والے گولے بنیں۔ جہاز شکن کشتیاں دریا کھنگالتی پھریں۔ دنیا بنا دینے کی خواہش صرف ایشیا تک محدود ہے۔ جہاں ہتھیار پایا دبوچ لیا۔ خود ولی بننے کی آرزو ہے

مگر کچھ مادرزاد ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہم ہرگز یہ نہیں کہتے کہ ہمارے بچے "مادرزاد" ہو جائیں مگر انھیں شجاعت کی ضرورت ہے۔ انھیں اپنی تجارت بڑھانا ہے۔ انہیں اپنی جسمانی طاقت کی حفاظت لازم ہے۔ انھیں فنون جنگ میں مہارت درکار ہے۔ انکے واسطے ایک رہبر بسمارک مطلوب ہے۔

مہاتما بودھ کی سوانح بعد علوم و فنون کی مہارت کے جو لوگ فارغ البال ہوں انھیں دیکھنی چاہئیں۔ البتہ کم سن بچوں کے واسطے صرف حسن خلق کی تعلیم ہر قسم کی ترقی کا زینہ ہے۔

اس قسم کے سوانح کتب تاریخ و سیر میں بہت کچھ ہیں چنانچہ منتخب السیر میں ایک لمبی چوڑی حکایت لکھی ہوئی ہے۔ ایک شہزادے صاحب بڑی التجا آمین منتوں مرادوں کے بعد پیدا ہوئے۔ بڑے پروردہ ہوئے جب پاؤں پاؤں چلنے کا وقت آیا تو پہلا قدم اٹھاتے وقت فرمانے لگے کہ قیامت کو نہ بھولو۔ دوسرا قدم اٹھایا تو فرمایا بڑے ہو جاؤ گے تیسرا قدم بڑھایا تو کہا اسکے بعد مر جاؤ گے۔ غرض جتنے کم سن رہے نصائح و مواعظ کا تانتا باندھ دیا شادی ہوئی تو زفاف کی رات جورو کو دھوکا دے کے جنگل کی راہ لی خلق خدا انکے عدل سے بھی محروم رہی ان کی حکمت سے بھی انکی نیکی سے بھی فرمانبرداری کا لطف تو امر دیگر ہے باپ بیٹے کے دیدار سے بھی خوش

جوانمردی کا بکس

ہمیں اگرچہ دیگر مشتہر حکیموں کے دعاوی کے مانند یہ کلام نہیں ہے کہ آپ سے ہاتھی اور شیر کو پچھاڑ لے اور موٹر کو روک لینے کی آپ پر سوال کرا سکے لیکن تمام شکایات اس سے ضرور دور ہو جائینگی۔ ہمیں۔ طاقت کی گولیاں ایک شیشی طلا اور ایک سفوف شامل ہے جسکے ذریعہ ایک عجیب ڈھنگ پر نامردی کا علاج ہوتا ہے کہ ذرا تکلیف نہیں ہوتی بلکہ طلا کے استعمال میں [illegible] کا بھی [illegible] نہیں ہے بلکہ [illegible] انہیں لگتا ہے جو ایک ماہ سے پرہیز مگر استعمال کرنے کا زبانی وعدہ بھیجیں جو لیا نہیں کر سکتے انکے آرڈر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیے جاتے ہیں پس زبانی وعدہ کے ساتھ آرڈر کریں مکمل بکس پانچ روپیہ پیشگی بھیجئے ہے اسکا خرچ معاف غریبوں سے للعہ (چار روپیہ) پیشگی۔

رسائن گھر شاہجہانپور

حب مقوی باہ

حرارت غریزی بڑھانے مردہ جسم میں نئی روح پھونکنے گئی گزری باہ کو واپس لانے۔ بڈھوں کو جوان بنانے والی بے مثل گولیاں۔

قیمت ایک درجن ایک روپیہ

ناظم مطب | جناب حکیم محمود علی صاحب [illegible]
نمبر مطب | آگرہ والے محلہ فراشخانہ دہلی

مژدہ

ناظرین ہم [illegible] صرف ایک تعویذ کا نام ہے جو بزرگ کا دیا گیا ہے۔ دیکھنے تو اس کی قیمت بیکر آپ کے روپیہ رہتا ہے۔ مگر جب آپ استعمال کریں گے تو پھر کثرت منفعت فوائد معلوم ہوں گے۔ صرف اتنا جناب کو بتا دینا کافی ہے ۲۰ روپیہ کو ہر زیادہ کا کام ہوتا ہے۔ [illegible] کا بیاہ کرنا ضرورت [illegible] معجزہ ہے۔ مگر آپ کو کیسا ہی مشکل کام ہو اسکا انجام معلوم ہو اس تعویذ کو داہنے بازو پر باندھکر سو جائیے۔ ذریعہ خواب اسکا انجام معلوم ہو جائے گا۔ گمشدہ چیز و چور کی صورت معلوم ہو جائے گی۔ علاوہ اسکے آمدنی بھی دو چند ہو جائے گی۔ غرضکہ تمام حاجتوں کے لیے اکسیر ثابت ہوگا۔ ہر مذہب والا ہندو مسلمان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ہدیہ صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ پتہ یہ ہے

شاہ جی رمال لکھنؤ

نہ ہو سکا۔ صاحبزادے تھے تو بڑے عارف باللہ مگر اپنے انسانی فرائض کی طرف سے بالکل بے پرواہ تھے۔ اگر کوئی مولوی نما رجعت پسند برا نہ مانے تو ہم کہیں کہ آجکل بڑا عارف باللہ خدا رسیدہ وہ شخص ہے جو حضور لارڈ ریڈنگ بہادر سرکار مائیٹ جارج بہادر [illegible] صاحب۔ علامہ برکی بیڈ صاحب کے پرسنل [illegible] سمجھنے کی لیاقت رکھتا ہو۔ ہمارے بچے اگر اس فلسفی کے اہل کامل نہ ہوئے یا ابتدائی تعلیم میں یہ سبق شامل نہ کیے گئے تو عبادت بھی اکارت ہوگی جوگ بھی ستیاناس اور غارت ہوگا۔

ہم دل سے کہیں یہ رسالہ دل سے پسند ہے اور اسکے مقاصد بھی۔ اسکی قیمت سالانہ چھ روپیہ ہے۔ نمونہ [illegible] کر لیتا ہے۔

نقادی کے نکتے۔ ہمارے دوست چودھری سید محمد علی صاحب تعلقدار [illegible] ضلع [illegible] بھی [illegible] میں۔ [illegible] کانفرنس کے ساتھ دو برس سے [illegible] فنون لطیفہ بھی [illegible] ہے۔ چودھری صاحب نے [illegible] آرٹ اگزیبیشن کو [illegible] کی غرض سے تحریر فرمائی ہے اسمیں تصویر کی [illegible] بیان کیے گئے ہیں موضوع وسیع ہے اس مختصر کتاب میں جو اشارے کیے گئے ہیں وہ اسقدر ہیں کہ اس موضوع پر اردو میں کوئی مستقل کتاب ہماری نظر سے نہیں گزری۔ کتاب خوبصورت ہے اور صاف چھپی ہوئی ہے چار آنہ قیمت ہے۔ تعلقدار پریس لکھنؤ یا سکریٹری آرٹ اگزیبیشن لکھنؤ سے مل سکتی ہے۔ ہندوستانی فنون لطیفہ کی حالت ابتر ہے اگر ایسے ہی [illegible] سے اسکی مدد کی جائے تو [illegible]

کریم بیڑی کلنڈر۔ نہایت خوبصورت کلنڈر [illegible] ہندوستانی سے چھاپا گیا ہے۔ شمسی و قمری دونوں [illegible] انگریزی عربی اور [illegible] اپنے [illegible] ہندوستان [illegible] دکھائی دیتے ہیں۔ اگر آپ وقت کا ساتھ کرنا چاہتے ہیں تو کلنڈر بھی منگا لیجیے اور بیڑی بھی طلب فرمایئے [illegible] لکھنے کے [illegible] اگر محمود صاحب چاہتے تو کوئی چھوٹا ہو سکتا تھا امید ہے کہ آئندہ کلنڈر کے مہتمم صاحب اسکا لحاظ رکھیں گے۔ اور قیمت مقرر ہے۔ کارخانہ کریم بیڑی فیکٹری پوسٹ بکس ۱۲۵ مدراس کے نام خط بھیج کے منگا لیجیے۔ یہ کلنڈر کی ایک اصلاحی صورت ہے۔

ہندوستانی لاہور۔ ہوا پھر بدل گئی ایسے پرچے نکلنے لگے جن کا مقصد اتحاد و اتفاق ہے۔ ان ہی میں سے ایک ہفتہ وار باتصویر "ہندوستانی" ہے جو پہلے نیو ہیرالڈ کے نام سے شائع ہوتا تھا۔ [illegible] یقیناً زندہ لوگوں کا کام ہے۔ اسلیے کہ حرکت [illegible] زندگی کی علامت ہے [illegible] موت کی صورت میں رونما ہو۔

ہندوستانی کے تین نمبر اب تک ہم نے دیکھے ہیں ان میں وہ عیب ہرگز نہیں جو [illegible] اشخاص کے جرائد میں ہوتا ہے۔ مقصد ظاہر کرتے ہیں [illegible] کی طرح [illegible] ہر وقت [illegible] چڑھائے کمر کسے تیار رہتے ہیں۔

ہندوستانی کے اب تک جتنے نمبر شائع ہوئے ہیں وہ ستھرے خیالات پر مشتمل اور معقولیت کے حامل ہیں۔

اس پرچے کا حجم بھی کافی ہے ۲۴ صفحہ [illegible] نہیں ہوتے پھر لیڈروں اور قومی جلسوں کے

۲۲ فروری کی تاریخ یاد رکھیے

قصور کی مشہور عالم خوشبودار میتھی جو تمام سبزیوں کی جان [illegible] تمام ہندوستان میں مشہور و عام ہونے کے علاوہ غیر ممالک تک بھی جاتی ہے قیمت [illegible] فی سیر دو روپیہ چودہ آنہ لیکن ۲۲ فروری تک [illegible] بذریعہ منی آرڈر صرف [illegible] رعایتی قیمت پر وی پی اور ایک سیر سے کم وزن کا پارسل روانہ نہیں کیا جائے گا

شیخ محمد بخش حبیب اللہ قصور (پنجاب)

گروہ بھی مستعد ہو جاتے ہیں۔ ۱۰ء فروری تک [illegible] بھیجنے سے سات روپیہ سالانہ میں حاصل ہو سکتا ہے بعد ۱۰ء فروری کے یہ رعایت باقی نہ رہے گی اور [illegible] روپیہ سالانہ دینا پڑیں گے۔

ماہ نو سرور۔ لاہور سے ایک ماہوار ادبی رسالہ منشی تورسی شنکر لال صاحب اختر [illegible] نے بیاض کی شکل میں شائع کیا ہے مضامین تو معمولی ہیں یعنی جیسے کہ اکثر شوقین پرچے لکھا کرتے ہیں۔ لیکن دو باتیں ضرور نئی ہیں۔

(۱) بیاضی شکل یا بہی کی صورت پر آج تک کوئی ادبی پرچہ نہیں نکلا۔

(۲) [illegible] کی شکل [illegible] اردو ۳۶ کے حروف [illegible] ایک دو تین ...... چھ سات۔ کہیں بالائی حصہ پر لکھے ہیں کہیں زیریں حصہ پر۔ لکھائی چھپائی میں صفائی کی کوشش ضرور ہوئی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ قلمی معاونین زیادہ محنت سے کام لیں گے اور صورت [illegible] بھی ترقی ہوگی۔ ابھی تو یہ پہلا ہی نمبر ہے۔

التماس۔ سال نو کا یہ بھی ایک تحفہ سمجھیے کہ ایک جلسہ عام باشندگان لکھنؤ کا ۱۰ء فروری بروز [illegible] ۴ بجے شام کو گنگا پرشاد ورما میموریل ہال میں زیر [illegible] برپا ہوگا کہ جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ نے جو طرز حکومت [illegible] ہندوستانیوں کے ساتھ اختیار کیا ہے [illegible] جلسہ میں اور [illegible] بڑے بڑے لوگ [illegible] جلسہ میں راجہ سر مہاراج سنگھ صدر جلسہ ہونگے۔ اگر [illegible] بول [illegible] سے باہر ہونے والا جوش [illegible] تو سب کام چھوڑ کے جائیے۔

چندے [illegible] کے واسطے [illegible] حکومت [illegible] کے دانت [illegible] حکومت [illegible] برسوں سے ہاتھ [illegible] بیٹھے [illegible] کے نوٹ



یار اغیار ہو گئے افسوس یہ زمانے کو انقلاب ہوا

دوت! دوت!! دوت!!!

جتنے کرتوت تھے سب مجسم ہو کے دوڑ پڑے۔ اللہ رے کمزور دلائل کی شہزوری۔ دوت!!!

صبح - یہی ہے جو حشر اس التجا کا ہوا وہی اس عُمر رسیدہ
کا بھی ہوگا - اے حضرت اللہ آپ کو سلامت رکھے -
آپ کے بچے جئیں آپ کا پوتا پروان چڑھے - ابھی
ایک روپئے میں ہزار ہزار دم ہوں - میرے حضور
ان ہندوستانی غلاموں نادار قوموں کے سر پر ہاتھ رکھیے
جو شطرنج بازی نہ ادھر کے نہ ادھر کے بیچ ادھر میں
گئے - ادھر کا پورا ہے یہ حکومت کے ان اقوال کا
نتیجہ "اینٹی ایشیاٹک بل" ہے - آپ کے خدا نے
دھکیلنے اور پنجرے کے اندر سے کھینچ نکالنے کا مزہ
ہے ہوگا کہ لاڈ آف سلیوری فار انڈینس پاس
ہو جائے گا گھبرایئے نہیں -

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد
ساعد سیمین خود را رنجہ کرد

باقی آئندہ

نقد النقد

ابلیس کا خطبۂ صدارت

بنی آدم کا اس بات پر اکڑنا کہ خدا کی طرف سے ہمیں کرامت عطا ہوئی ہے اور ہم فرشتوں سے بھی بڑھ چڑھ کے ہیں یہ ہیں اعتبار جاتا ہے کہ فرشتوں کا بہکانے والا موجود نہیں ہے اور بنی آدم کے دم کے ساتھ میاں ابلیس علیہ ما علیہ لگی ہیں پھر بھی بنی آدم میں سے بعض خدا کے بندے اُن کی شرارت سے محفوظ رہتے ہیں اور ان کے قابو میں نہیں آتے - فرزندان آدم کے لیے اس وجود ملعون کا مقابلہ نہایت سخت ہے - یہ وہ ذات شریف ہیں جو خدا کے سامنے رو برو دعوے کر چکے ہیں کہ تیرے ہی عزت وجلال کی قسم ہے تو ان سبھوں کو اچھی طرح بہکاؤں گا - ان کی چٹیا ہمیشہ میرے پاؤں تلے دبی رہے گی - آگے پیچھے داہنے بائیں ہر طرف سے ان پر چھا جاؤں گا - انھیں شکر نہ کرنے دوں گا ان کے دل میں وسوسہ ڈالوں گا - انھیں گمراہ کرکے ہیں کوئی ستون اُٹھا نہ رکھوں گا - - - وہ زمین کی نعمتیں ان کی آنکھوں کے سامنے دولھن کی طرح سج سجا کے لاؤں گا یہ ان پر ریجھیں گے اور فانی لذتوں کی چاٹ میں تجھے بھول جائیں گے -

میاں ابلیس نے بہکانے کا گُر جو بیان کیا عالم غیب اسے جانتا تھا کہ یہ پاؤ رتی پاون تولے والی بات ہے کبھی پٹ نہ پڑے گی اُس نے اس فریب کا توڑ ہدایت و توبہ کے ذریعہ سے کر دیا اور اپنے خاص بندوں کو اس کارگر فریب سے بچنے کے طریقے تعلیم فرمائے سوچ تک جتنے الہامی قانون بنا بنا کے بھیجے گئے اُن کے تمام تفاصیل کا حقیقی ثمرہ ہے کہ میاں ابلیس کی فریب کاری کا راز بندوں پر کھل جائے - تمیز نیک و بد کے لیے ایک شے لطیف جس کا نام عقل ہے عنایت کی گئی اور باوجود قادر مطلق ہونے کے چند باتیں تو مقنن یا حاکم نے اپنے قدرت و اختیار میں رکھیں باقی امور کے متعلق اذن عام (اجازت) عنایت فرما دیا -

خواہ آسمان وخواہ زمیں خود بخود تمیز

کسی خیر و شر کے ارتکاب کے وقت انسان فوراً محسوس کر لیتا ہے کہ اس اذن و اجازت (لبرٹی) کا استعمال غلط ہوا یا صحیح - میاں ابلیس کے فریب سے بچنے کے لیے یہ عقل اور حس بہت کار آمد چیزیں ہیں مگر ان لوگوں کا ذکر ہی کیا جو عقل وحس کی پرواہ نہ یہ کار بند نہوں یا عقل کو چھوڑ دیں حس کے چیلے بن جائیں - اور شیطان کی سنواری ہوئی دولھن پر ایسے لٹو ہو جائیں کہ نیک و بد کی پروا باقی نہ رہے -

اب تو یاں چین سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے

ہی للچانے والی چیزوں کی نوعیت ہر زمانے میں بدلتی اور ان کی فہرست بڑھتی گھٹتی رہی - مگر ہر مطبوع میں زینت کا قانون کلی ضرور اپنا جلوہ دکھاتا رہا - اگر زینت نہ ہوتی تو لالچ بھی نہ ہوتا - لالچ نہ ہوتا تو گرویدگی بھی نہ آتی گرویدگی نہ ہوتی تو شیطان کا جادو کبھی اثر نہ کرتا - بہت سی بازاری عورتیں سر شام بن ٹھن کے بیٹھتی ہیں کسی کی دھڑی دانتوں کا عیب اور منھ کی بو چھپاتی ہے - پان کا کتھا ہونٹوں کا رنگ بدلتا اور گرد کا ہونٹوں کے اُفق پر شفق پھیلاتا ہے - سرمہ اور کاجل جھڑی ہوئی پلکوں کی صف آراستہ کرتا اور سکڑے ہوئے بھوؤں کی بے ترتیبی پر سیاہ پردہ کھینچتا ہے یا یوں کہو کہ زنگ خوردہ تیغ ناز پر سیس لگاتا ہے - غازہ کاری کی چاندی و یک چٹے جماتے یعنی رخسار جھنڈ کی پستی بلندی اور داغوں کی دھوپ چھاؤں میں یکرنگی پیدا کرتی ہے - افشاں دیکھنے والے کی آنکھوں میں خاک جھونکتی ظلمات اور چشمۂ آب حیات کا عالم دکھاتی ہے بالوں کا مصنوعی گھونگرا الجھن پیدا کرکے بیوٹی ان دی کروڈ (خوبصورتی ہجوم میں مضمر ہے) دل کو بٹنے نہیں دیتا کہ فرداً فرداً تقسیم کی تلاش کرے - کان اگلے سال کی گھٹائی سہی مگر بندوں کی چمک بجلی کی تڑپ طالب کو خود غرض کی مہلت کیوں دے - ناک سڑی ہوئی اردی ہو لیکن سبز لاق کی چنیا ہے اور دل آویز ہے - نتھا ٹوٹی سلیپر کا تا ہے مگر چاندنی کے نگینے یوں جگمگ کے چکا چوند پیدا کرتے ہیں جیسے تھیسی ہوئی اینڑی کی گلیں - گلا بدقلعی ڈونگا ہے تو ہوا کرے پچلڑی حقیقت شناسی کے گلے کی پھانسی ہے - ہاتھ چھینٹدار ہیں تو بلا سے بازو بند کی چکا چوند نظر فریب ہے - کلائیاں اور ٹینٹے کی قلعی ہیں مگر چوڑیوں کا وہ پیچیدہ چشم ناظر میں گُھسا جاتا اور دل کی چلم کو سلفا کیے دیتا ہے - سینہ اجاڑن کی تھیلی پایا بلا ہوا چیگن ہے مگر رحم گدگی بوزینہ دل کے واسطے ڈگڈگی ہے - ناچ کھلاڑی دھنک رھنا - پیٹ سپاٹو کی چڑھائی اور ناف اسفل السافلین کا دہانہ ہے مگر دھانی دوپٹہ کا سبزہ ساون کا اندھا بنائے دیتا ہے - فراز و نشیب کی خبر کسے - کمر کی لپیٹ ناگ سے کی توپ سے ایک چوٹ لڑنے پر تیار ہے لیکن لہنگے کی چُست تنقل کی چادر میں ڈھک دیتی ہے - جب گرو لا چھونکا تو دیدہ و خواہ شد - ٹانگیں بندوق ہیں مگر غلافت کی خوبی پر نگاہ ہے دیکھنے والے کی جرأت سے وہ گرگنڈ سے کی ضرب کھا چکا - پنڈلیاں دبنی کا دمڑی کی دُھنڈ ہوا پیٹ رہتی ہیں مگر خلخال کی جھنکار سُننے نہیں دیتی - ایک دوست کہا کرتے تھے کہ خدا رنڈی کی صورت صبح کے وقت نہ دکھائے - یہ شام کو پری معلوم ہوتی ہے

اور صبح کو چڑیں۔ سچ ہے شب جوانی کا اندھیرا صبح پیری
طلوع ہونے سے رفع ہوتا ہے۔ زوالِ دنیا بھی ایک
عجب ہے۔ میاں ابلیس کی مشاطگی طرح طرح سے
زیوروں سے اس کے قبائح کو سنوارتی ہے۔ پھر یہ
زینت یہ آراستگی بسا اوقات کنگھی چوٹی کی زیادت
سے مستغنی ہوتی ہے جیسے ایک فقیر بے دل بے سروسامان
ننگے دھڑنگے پر بھی لوگ اسی طرح شیفتہ نظر آتے
ہیں جس طرح کمرے پر بیٹھنے والی رنگ و روغن تیل
پانی سے درست سدا سہاگنوں پر۔ یہاں بے سروسامانی
میں سامان اور عریانی تنی میں زینت ہو جاتی ہے۔
ایک گروہ غارت گر ہوش ہے دوسرا غارت گر ایمان۔
بہرحال میاں ابلیس کا الّو سیدھا ہو جاتا ہے۔
ان ذات شریف کا کمال صرف اسقدر ہے کہ وہ وجدانِ
انسانی پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ بچہ ہو یا لڑکا، جوان
ہو یا ادھیڑ یا بڈھا۔ عورت ہو یا مرد۔ انھیں دل
بھانے اور برائی کو زینت دینے میں ایسا ملکہ ہے
کہ جھٹ بھلا سروں میں آ جاتا ہے۔ یہ جانتے ہیں
کہ عادتیں بُری ہوں یا بھلی جب ان کا نقش گہرا
بیٹھ جاتا ہے تو پھر ہی جبلّت انسانی سے دھوئے
دھوئے نہیں چھوٹتا۔ غور سے دیکھیے تمباکو میں مزا
کیا ہے۔ کچھ بھی نہیں ایک کڑوا خشک پتا ہے
کھاتے ہی جی متلاتا ہے سر گھومتا ہے۔ ہچکیاں آتی
ہیں۔ مگر حضرت شیطان تمام مصائب کو ایسا بھلاتے
ہیں کہ لوگ زبردستی کھانے لگتے ہیں۔ دو چار دفعہ کھایا
اور پھنسے۔ اب نہ کھائیں تو پیٹ پھولتا ہے جمائیاں
آتی ہیں۔ حواس پراگندہ رہتے ہیں۔ شراب ایک
بدبودار چیز ہے۔ جس چیز کی شراب بنتی ہے پہلے وہ
سڑائی جاتی ہے طرح طرح کے زہر اس میں ملائے جاتے
ہیں اسکے بعد کشید ہوتی ہے کمبخت کی غلیظ بو پھر
بھی باقی رہتی ہے لیکن بڑے بڑے نفیس مزاج
شاہ و شہریار جاندو حکام جیسے لاٹ صاحب کیسی
رغبت سے پیتے ہیں جو ماں کا دودھ بھی اسی رغبت
سے نہ پیا ہوگا۔ اس ناپاک گندے پانی میں حضرت
ابلیس نے غضب کی زینت پیدا کی ہے جو دہ کی ہزار
نجاستوں میں ایک سا دو تین دنیا اِم ہو جانے کو ایک ہی

ضرور مل جائے۔ بچے فاقوں مریں بیزار سے مگر
دام دے کے دیا نے ضرور جئیں گے۔
نشے میں پیچھے جانا گالی گلوچ کرنا۔ اول فول
بکنا اُچھلنا کودنا مٹکنا ناچنا بھاڑ پتنا ماں پولیس
کے ڈنڈے کھانا جیل خانے جانا سب منظور۔
اسکے علاوہ خمار میں حلق کی نلی نابدان کا ذرگھٹ
ہو گئی۔ قے آئی۔ سر چکرایا۔ تیجد آیا۔ ہاتھ پاؤں
ٹوٹنے لگے۔ آنکھیں چڑھ گئیں۔ زمیں پوش تھے
ہوش میں گئے۔ یہ سب مصیبتیں گوارا مگر سے
چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی
آدم کے پیدا ہوتے ہی تزئین کی مشق شروع ہوئی۔
ہابیل قابیل میں جو معرکہ ہوا اسے سب جانتے
ہیں۔ خدا جانے یہ دنیا کتنے آدمیوں اور آدم
زادوں کا بوجھ جب سے آج تک اٹھا چکی ہے۔
تاریخ عالم کے صفحات خون سے رنگین ہیں۔ غیر
عقلی غصہ اور غیر عقلی خواہش حضرت ابلیس کی
بدولت ہمیشہ سے حکمراں ہے یعنی جو باتیں عقلاً
قابل رغبت نہ تھیں وہ غصہ اور خواہش کا
زیور پہنتے ہی اس زرق برق باوردی کی طرح مرغوب
ہو گئیں جس کا ذکر اوپر گزرا۔ غصہ اور خواہش کی
عینک جب اتر جاتی ہے تو یہ منت آشکارا ہو جاتی
ہے۔ انسان پچھتاتا ہے کہ افسوس یہ کونسا بھوت
سر پر سوار ہو گیا تھا جس نے ایسی چڑیل کو پری
بنا کے دکھایا۔ ابھی رات کو تو بہت بھلی معلوم
ہوتی تھی صبح ہوتے ہی کایا پلٹ گئی۔ مایا پلٹ گئی۔
لاحول ولا قوۃ ابھی اس خبیثہ کا چہرہ تو دیکھو بھیا
ہے بیچا۔ ہاتھ پاؤں بیڈول۔ بھدی سے
بھدی بیلو ہے پیٹ کی جھریاں کھینچ تان کے
کمر بند کے نیچے کردی تھیں اسوقت تو بے تیز
دھوبی کا دھویا ہوا ململ کا دوپٹہ ہے جس میں
گھنگروں کے جھنڈے پڑے ہوئے ہیں۔ ابھی ابھی تو دن
کی شبیہ بھی مستوجی ہے۔ یہ حال ہی نہ کھلتا
اگر اسوقت جیبی کے بچا حضرت زبان کا تھان
صاف نہ کرتی دیکھا آپ نے ایک چونی بٹھانے کو
کہتے ہیں جس سے سامیں لیٹ جاتے ہیں یہ بجائے

پنج انگشت برابر نیست) واللہ سچ کہا ہے "دور کے ڈھول
سہانے" اگر زینت کا لطف اٹھانا ہو تو تھیٹر
میں جا کر آنے والا ایکٹ و ایکٹروں کے عیوب دو
دکھائی دیں گے۔ اگر زندگی کا نظارہ مطلوب ہے
تو دور سے دیکھو قریب نہ جاؤ۔ یا کم از کم صبح منہ
اندھیرے اٹھ کے بھاگ آؤ۔ بہا ہوا کاجل چہرے
کو صدقے کا پتلا بنائے دیتا ہے۔ بگڑی ہوئی چتیاں
گھری کا جھوجھو ہیں۔ مگر حقیقت شناس واقف
ہے کہ ساتھ کھا کے ذات پوچھنا بے معنی ہے۔
زندگی کمزوری کی ساتھی بن چکی نفس مغلوب
ہو چکا۔ چار و ناچار پھر کبھی سامنا ہوگا تو یہ بھید
نسیاً منسیاً ہو جائے گی۔ پھر وہی بڑھیا کا صدقہ
باسی ساگ ہے اور وہی تم ہو۔ چور جاتے
رہے نہ اندھیاری۔ (باقی آئندہ)

راقم

ادبار العالم

المختصرات

دنیا کے پولیٹکل سطح پر جمود کی برف پڑی ہوئی ہے
ہاں کسی قدر گرما گرمی اور گما گمی چین میں ہے مگر
جب تک اس گرم ہوا کا کوئی جھونکا ہندوستان
میں نہ آئے ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔
موصل کی سرحد پر صرف ترغیب دے رہے ہیں لڑائی
غیر معلوم ہے۔ جس کی طرف سے جلے ہیں انتہا ہو
دہی بالا بیٹھے گا۔ ہر لو کا نت گھونسہ یا حد
مٹتے ہیں چیمبرلین صاحب نے ایک بل کے پیش کرنے
کی اجازت دے دی جسکی مخالفت حاکم اعلیٰ کی طرف
سے ہوئی تھی یہ ایک اخلاقی جرأت ہے مگر ایسی جرأت
زردی گورے حاکموں کو کھٹکتی ہیں۔
ایک زمانہ تھا کہ ہندوستانی فوج نے برما فتح کیا تھا اگرچہ
خون کی بوند زمین پر گرنے کی نوبت نہیں آئی تاہم
ہندوستانی بجائے خود یہ ضرور محسوس کرتے ہیں کہ اس
فتح میں ہاتھ پاؤں ہمارا نہیں تو زور ہندوستانی
ضرور انھوں نے صرف کیا۔ اب ایک مسودہ پیش
ہونے والا ہے کہ ہندوستانیوں کو برما میں کوئی حق نہ ملے
اتنے دنوں بعد غصہ کی آہ نے اثر دکھایا۔

RESERVED